دل کی بات　　　　صبیح ہمدانی

''اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے''

کرامات کے واقعات کی پرانی کتابوں میں ''طیّ الارض'' نامی ایک کرامت کا تذکرہ بہت ملتا ہے۔ متعدد بزرگوں کے سامنے زمین کے فاصلے سمٹنے لگتے تھے اور وہ مختصر وقت میں بہت زیادہ مسافت طے کرلیا کرتے تھے۔ زمین اُن کے سامنے لپٹتی جاتی تھی۔ لیکن موجودہ زمانے کی تیز رفتاری دیکھ کے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''طیّ الزمان'' کا حکم صادر کردیا ہے۔ حوادث اتنی جلدی رونما ہورہے ہیں گویا دنیا کی متعینہ مدت مکمل ہونے والی ہے اور دنیا کا مالک تمام واقعات کو جلدی جلدی پورا کر کے دنیا کے اختتام کا فیصلہ کر چکا ہے۔

امّت مسلمہ، خیر امّت، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کی امین، امتِ وسط ان حوادث کی زد پر غریب و سادہ و رنگین صورتِ حال سے دوچار ہے۔ بلادِ اسلامیہ کم وبیش ڈیڑھ پونے دوسو برس سے مستقل جنگ کی حالت میں ہیں۔ حملہ، تسلّط، قبضہ، جنگ، شہادت، زخم.... غالبًا ایسے الفاظ ہیں جو ہر علاقے کا مسلمان ہوش سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے اور سب سے زیادہ سنتا ہے۔ اس سے بڑا عذاب وہ افراد و جماعات ہیں جو امّت کی حکومت اور اختیار کی مالک ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ چشمِ فلک نے مقتول شیر خواروں کی لاشوں پر بے حسی سے جشن ہائے مسرّت منانے والے ان دختر فروش، مفسدین فی الارض دو پایوں سے زیادہ بدتر مخلوق کبھی نہیں دیکھی تھی۔

دیارِ مسلمین کی تمام بستیاں تاریخ کے ایسے صفحات بن چکی ہیں جن پر مؤرخ کا قلم صرف سُرخ روشنائی سے لکھتا ہے۔ وہ سُرخی جو شہیدوں کا لہو ہے، وہ روشنائی جو اندھیروں کو اُجال دیتی ہے۔ اہلِ حق کی ابتلا کے اس دورانیے میں اندھیرے چھٹنے کی بات کرنا شاید کچھ سماعتوں کے لیے حیران کن ہو لیکن یہ ایک واقعی حقیقت ہے۔ اُمّت پچھلے ساٹھ ستر برس کے عرصے میں ایک عجیب مخمصے میں رہی۔ قومی ریاستوں (Nation States) کے قیام نے مسلم اکثریتی علاقوں کے باشندوں کو آزادی کا فریب بخشا اور مسلم اقلیتوں کو مایوسی و مفاہمت کا راستہ۔ پھر ان قومی ریاستوں میں کسی کے حصے میں کمیونزم کا کفر آیا، کوئی پان عربزم کی جاہلیت کا شکار ہوئی، کسی کو سرمایہ داری کی بھینٹ چڑھایا گیا اور کوئی وطنِ عزیز، مملکتِ خداداد، تجربہ گاہِ اسلام اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرح جمہوریت، آمریت، سوشلزم، قوم پرستی، جاگیرداری، لسانیت، اسلامی جمہوریت وغیرہ وغیرہ نصیب ہوئے۔ لاریب یہ بہت بڑی تاریکی اور سیاہی تھی کہ کرۂ ارض پر امّتِ مسلمہ اپنے نظامِ عدل وقضا اور نظامِ معیشت سے ریاست وحکومت کی سطح پر محروم ہو چکی تھی، لیکن اب کیفیت تبدیل ہورہی ہے۔

کمیونزم کی بوڑھی کٹنی عرصہ ہوا لا پتہ ہے۔ شام میں عرب قوم پرستی کا سب سے مکروہ چہرہ ''بعث ازم'' آخری

ہچکیاں لے رہا ہے، کسی شریف آدمی کو اس سے خیر کی توقع نہیں رہی۔ پاکستان میں جہاں آمریت کی ناکامیوں کی داستانیں نصاب میں شامل کی جا چکیں وہیں جمہوریت بھی وینٹی لیٹر پر ہے، کوئی دم آتا ہے کہ غفرلہٗ ہو جائے۔ اُمّت کے اخیار کی رغبت اِن کھلونوں میں روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ سامراج کا سب سے بڑا چارہ اس وقت آزادی، روشن خیالی، مساوات اور انسانی حقوق کے نعرے ہیں۔ انتہائی سادہ شکار (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن غِرٌّ کریمٌ یعنی سیدھا سادہ عزت دار ہوتا ہے)، خطرناک اور پر پیچ و دل کش ہونے کے باوجود اس پھندے کے پیش رووں کا انجام دیکھ کر اس کی مدّتِ فریبائی بھی اندازہ کی جا سکتی ہے۔ طواغیت کا آخری بہلاوا ''ووٹ کے ذریعے تبدیلی'' اور ''اسلامی جمہوریت'' (آزادیٔ انتخاب) تو مصر میں محض ایک سال دو دن سے زیادہ نہیں چلنے دی گئی۔

''جو سیکھے ہیں سارے ہنر آزماؤ
مگر یاد رکھنا
کتابوں میں لکھا اٹل فیصلہ ہے
پریشان ظلمت کا پالا ہی ہوگا
فتح یاب آخر اُجالا ہی ہوگا!''

ظلمتوں کے دور دورہ میں کرنوں کی یہ بغاوت اُس الاؤ سے پھوٹی ہے جسے افغانستان، پاکستان، فلسطین، عراق، شام، لیبیا، ازبکستان، یمن، کشمیر و ترکستان کے پاکیزہ نفوس نے اپنے خوشبودار خونِ شہادت سے روشن کیا ہے۔ اے شہیدو تمھارا یہ احسان ہے، آج ہم سر اُٹھانے کے قابل ہوئے ہیں۔

قراردادِ مذمت، احتجاجی جلوسوں اور مظاہروں، میڈیا، لابنگ، مراسلوں اور چھٹیوں کی لایعنی و لا حاصل بے کار مشقتوں کے اِس دور میں ہم صرف اپنے قدسی مرتبت شہدائے گرامی کی عظمتوں کو سلامِ عقیدت پیش کرتے ہیں اور اپنا شکوہ، اپنا درد و غم، اپنا بثّ و حزن اپنے سمیع و بصیر مالک کو ہی سناتے ہیں۔

بارِالٰہا! تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت تیرے کرم کی جیسی آج محتاج ہے کبھی نہ تھی۔ الٰہی! اے بادلوں کو چلانے والے! اے کتاب کو اتارنے والے! اے احزاب کو تنہا شکست دینے والے! اے اللہ اِن کو پسپا کر دے۔ الٰہی! ان کو ایک ایک کر کے گن لے اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑ۔ اِن کی جمعیت کو منتشر کر دے، اِن کے لشکروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اِن کے نعروں کو دھیما کر دے اور اِن کے قدموں کو متزلزل کر دے۔ بے شک ہر شے تیری تخلیق ہے اور ہر کام تیرے لیے آسان۔